© rasailojaraid.com

انتخابات......مرکزی جمعیت اہل حدیث

اللہ تعالیٰ نے اہل حدیث کو یہ شرف بخشا ہے کہ اسے خیرِ اُمت ہونے کا لقب عطا فرمایا ہے۔ کیونکہ امت رسول اللہ ﷺ ہونے کا حق اگر کسی نے ادا کیا ہے تو وہ صرف اہل حدیث ہی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے عقیدے سے لے کر عبادات و معاملات میں قرآن و حدیث سے ہی راہنمائی لی ہے اور صرف اور صرف امام اعظم حضرت محمد ﷺ کو ہی اپنا پیشوا اور مقتدا تسلیم کیا ہے۔ انہی معاملات میں سے ایک معاملہ نظم جماعت کا ہے کہ اگر شریعت کا حکم سمجھ کر ایک نظم کے تحت زندگی گزارنے کا طور اپنایا تو ﴿امرھم شوریٰ بینھم﴾ کے حکم خداوندی کو حرزِ جان بنانے کا مظاہرہ بھی کیا ہے۔ اگرچہ بعض اوقات انسان ہونے کے ناطے کوتاہیوں سے دامن نہ بھی بچا سکے تو مرکز و محور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام و ہدایات ہی رہی ہیں۔ اسی سلسلہ میں ان دنوں پورے ملک میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کہ جو پاکستان میں اہل حدیث مکتبہ فکر کی بڑی نمائندہ جماعت ہے' نے مقامی یونٹوں سے لے کر تحصیل سطح تک انتخابات کا شیڈول دیا ہے۔ جب قارئین یہ سطور پڑھ رہے ہوں گے تو بڑی حد تک یہ مرحلہ مکمل ہو چکا ہوگا اور اس کے بعد ضلعی' صوبائی اور پھر مرکزی انتخابات کا اعلان کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مناسبت سے چند گزارشات اپنے قائدین و اکابرین اور احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر دی جائیں' شاید ان میں سے کوئی ایک ہی قابل عمل ہو تو اس بہتری میں فقیر کا حصہ بھی ہو جائے۔

انتخابات میں ذمہ داران کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے (۱) مرکز (۲) حزبِ اقتدار (۳) حزبِ اختلاف۔ اب ذیل کی سطور میں ان تینوں کی ذمہ داریوں کا اجمالی سا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلی اور بڑی ذمہ داری مرکز کی ہے کہ وہ اپنی مضبوطی اور ملک کی سیاست میں بہتر سے بہتر کارکردگی کے لیے اس بات کو یقینی بنائے کہ انتخابات کے تمام مراحل صاف و شفاف ہوں۔ مثلاً رکنیت سازی کا مرحلہ ہو تو مرکز کو اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا رکنیت سازی حوصلہ افزاء ہے یا اس میں کسی جگہ پر کوئی جھول رہ گئی ہے۔ کیونکہ سابقہ تجربے کی روشنی میں یہ بات تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ رکنیت سازی کروانے والے احباب کماحقہ اس ذمہ داری کو نبھانے کی دانستہ یا نادانستہ کوشش ہی نہیں کرتے۔ بس مخصوص مقامات سے مخصوص افراد کو رکن بنا کر وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے دولتِ دو جہاں حاصل کر لی ہے اور ہم اپنی ذمہ داری کے فرض سے عہدہ برا ہو گئے ہیں۔ حالانکہ معاملہ اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے کہ اس غیر ذمہ داری کے عملی مظاہرے میں بعض سینئر اور مرکز سے نظریاتی وابستگی رکھنے والے بھی بڑے احسن انداز سے مرکز سے دور ہو جاتے ہیں یا کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ رکنیت سازی کی کاپیاں کسی ایک فرد کے سپرد کرنے کی بجائے وہ ایک کمیٹی کو سونپی جائیں تاکہ کسی مقام پر بھی کسی بھی سبب سے کی جانے والی سستی کا ازالہ ہو سکے۔

اس کے بعد شوریٰ کے انتخاب یا نامزدگی کے لیے بھی اگر کوئی میرٹ مقرر نہیں کیا جا سکتا تو کم از کم اراکین شوریٰ کی لسٹ کی کھلی بنیادوں پر جانچ پڑتال کی جائے اور اس میں اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مخلص اور سنجیدہ ورکر اپنے حق رائے دہی سے محروم نہ رہ جائیں کیونکہ ورکر ہی کسی جماعت اور تنظیم کا سرمایہ ہوتے ہیں اور یہ طبقہ ہوتا بھی ایسا ہے کہ جنہیں کسی لیڈرشپ یا عہدے کی طلب اور مانگ نہیں ہوتی۔ وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ اس کے کام اور خدمات کو قبول کر لیا جائے اور اس کا اعتراف بھی کیا جائے۔ ہمارے ہاں ہوتا یہ ہے کہ پہلے ہم کسی رکن سے وعدہ لیتے ہیں کہ وہ ووٹ مجھے دے گا۔ اگر وہ ہاں کرے تو متعلقہ مرحلے کی شوریٰ کا رکن بن جاتا ہے۔ بصورتِ دیگر وہ بلیک لسٹ ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ دلبرداشتہ ہو کر اس سارے عمل سے الگ ہو جاتا ہے یا پھر وہ اپنی فطری صلاحیتوں کے اظہار کیلئے کوئی دوسرا راستہ تلاش کرتا ہے۔ دونوں صورتوں میں نقصان نظم اور مرکز کا ہوتا ہے۔ اس دفعہ مرکز نے ایک مستحسن قدم یہ اٹھایا ہے کہ مختلف اضلاع میں مرکز کی طرف سے نگران مقرر کیے گئے ہیں جو سارے انتخابی عمل کی نگرانی کریں گے اور مرکز کو رپورٹ دیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ اگر نگران حضرات کو متعلقہ اضلاع سے ایک کمیٹی بھی دی جاتی تو شاید نتائج اس سے کہیں بہتر ہوتے کیونکہ مقامی حضرات افراد کی وابستگی اور ان کی خدمات کو یقیناً مرکز کے نمائندے سے زیادہ قریب سے جانتے ہوتے ہیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث بنیادی طور پر ایک دعوت و تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے والی جماعت ہے۔ اس سے وابستہ اکثریت علمائے کرام اور مبلغین حضرات کی ہے۔ اگر رکنیت سازی یا شوریٰ کے انتخاب میں کسی قسم کی کمی ظاہر ہو جائے تو لامحالہ اس کے اثرات علمائے کرام کے وقار اور تبلیغ کے نتائج پر پڑتے ہیں۔ اس لیے ورکر بجا طور پر مرکز سے یہ توقع رکھتا ہے کہ ان تمام مراحل کو بہتر سے بہتر اور شفاف تر بنا کر مفید نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

دوسرا فریق ہے حزبِ اقتدار کہ جو الیکشن میں شریک ہوا تو اولاً اس کا حق ہے کہ وہ ووٹر کو آزادانہ حق رائے دہی استعمال کرنے کا موقعہ دے نہ اُس کو ہراساں کیا جائے اور نہ ہی اُسے لالچ دیا جائے۔ جبکہ اس سلسلہ میں بعض مقامات پر یہ کمزوری دیکھنے میں آتی ہے کہ یا تو ووٹر کو یہ کہہ کر ڈرایا جاتا ہے کہ اگر تو نے مجھے ووٹ نہ دیا تو پھر میرے پاس چندہ لینے کے لیے نہ آنا یا اُسے اپنی طرف سے تزکیہ نہ دینے کا پیشگی مژدہ سنا دیا جاتا ہے اور بعض لوگوں کو مساجد کی تعمیر یا ان کیلئے چندے کی فراہمی کا لالچ دیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ ان اختیارات کو بطور رشوت استعمال کیا جاتا ہے اور پھر انتخاب جیت کر تو ناانصافی کا ارتکاب بڑی دلیری سے کیا جاتا ہے کہ اپنے خلاف الیکشن لڑنے والوں یا ووٹ دینے والوں کو کھڈے لائن لگانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اگر ممکن ہو تو اس کی بنیادی رکنیت تک ختم کر کے جماعت کو اس کیلئے شجر ممنوعہ بنا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ اگر کسی نے کسی بھی سبب سے ووٹ نہ دینے کی غلطی کا ارتکاب کیا ہے تو اُس سے انتقام لینے کی بجائے اپنے حسن کردار سے اُسے اپنا گرویدہ بنا لیا جاتا' کہ آئندہ نہ صرف کہ وہ آپ کا ووٹر ہوتا بلکہ سپورٹر بھی

تیسرا فریق ہے۔ حزبِ اختلاف یا الیکشن میں ناکام ہونے والا گروہ۔ یہ حضرات بھی ایسے ہی ہوتے ہیں کہ مخالفت برائے مخالفت کی اور اگر اپنے سابقہ کردار کی وجہ سے الیکشن میں ناکام رہے تو آئندہ سے جماعت سے ہی الگ ہو جاتے ہیں اور کل تک اچھی بھلی جماعت اور تنظیم میں عیب نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اولاً تو انہیں چاہئے تھا کہ انتخاب میں ہارنے کا ذہن لے کر شریک ہوتے اور جب کامیابی سے دور رہ گئے تو جیتنے والوں کو کھلے دل سے قبول کرتے اور انہیں اپنے ہر ممکن تعاون کا نہ صرف یقین دلاتے' بلکہ عملی طور پر پہلے سے بڑھ کر جماعتی مشن کی کامیابی کے حصول کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے اور اپنے کردار سے یہ ثابت کرتے۔ کہ انتخاب میں شرکت صرف عہدے کے حصول کیلئے نہیں بلکہ دعوتی' تبلیغی و اصلاحی کام کو بہتر اور مزید تیز کرنے کیلئے تھی۔ لہٰذا احباب جماعت نے ذمہ داری جن حضرات کے کندھوں پر ڈالی ہے۔ مقصد کے حصول کیلئے ان کے ہاتھ مضبوط کیے جائیں اور انہیں کبھی شکایت کا موقع نہ ملے۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ پاکستان میں شاید مرکزی جمعیت اہل حدیث واحد جماعت ہے کہ جس کے کارکن سے لے کر عہدیدار تک سب بے لوث' بغیر تنخواہ اور وظیفہ کے فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کوشش' محنت اور جدوجہد کرتا ہے۔ اس لیے بھی تمام ذمہ داران کو چاہئے کہ اپنے اپنے مقام پر اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے ان سے عہدہ براء ہونے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور سب کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

© rasailojaraid.com